وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا







گلدستہ حج در گلستان شریعت

مؤلف
غلام محمد شرقپوری، بندیالوی
مُعلّم شعبہ درس نظامی، لاہور

المصحح: جامع معقول و منقول
محمد عبداللطیف صاحب مجددی
شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ، لاہور

ملنے کا پتہ
جامع مسجد حنفیہ
محلہ شمس آباد عزیز روڈ
مصری شاہ - لاہور

خوشخبری

علماء اہلسنت کی کتب PDF میں
حاصل کرنے کیلئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن
کریں

https://t.me/tehqiqat

گوگل سے ڈاؤن لوڈ کرنے لئے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

طالب دعا زوہیب حسن عطاری

فہرست مضامین

برائے ایصال ثواب

میاں حاجی نور الدین صاحب

والد گرامی

میاں عبد الرحمن صاحب

مرید خاص

پیر گلاب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مکان نمبر ۱، نزد عزیز بلڈنگ عزیز روڈ، مصری شاہ
لاہور

انتساب



فقیر اپنی اِس معمولی سعی اور کوشش کو مخدومِ ملّتِ ربّانیہ، مرجعِ اُمّتِ محمّدیّہ، مخزنِ جود و عطار، امامِ الصّلحاء والعرفاء، صاحبِ کشف المحجوب

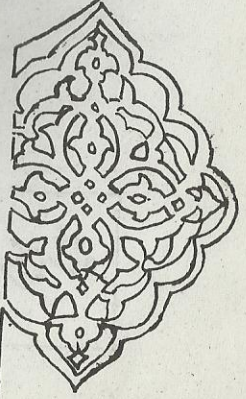
حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ تعالےٰ

دام فیضانہٗ

کی بارگاہِ عالیہ میں بصد عقیدت و نیاز پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے، جن کے فیضانِ نظر نے میری جنبشِ قلم میں، قوت اور توانائی بخشی کہ میں کچھ حروف تحریر کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

عبدہٗ الضعیف

غُلام محمّد غفرلہٗ



عرض مئولف

متعدد سال سے دیکھنے میں آیا ہے کہ عازمین حج مسائل حج سے عدم علم کی وجہ سے حج مکمل نہیں کر سکتے' لہٰذا اس کتاب میں' جس قدر مسائل حج ضروری سمجھے گئے' اتنے ہی زیب قرطاس کئے گئے ہیں' فرائض و واجبات اور محرمات و مکروہات کو' گلدستوں کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کو نہ زیادہ طویل کیا گیا ہے تاکہ مسائل سمجھنے میں اور یاد کرنے میں آسانی واقع ہو اور نہ مختصر کیا گیا ہے کہ مخل بالفہم ہو جائے۔ متعدد لوگوں کو مسائل حج کی ضرورت محسوس ہوئی' لہٰذا! شریعت کے طویل و عریض مہکتے ہوئے گلستان میں سے گلدستہ حج کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی اس گلدستہ کو سر سبز و شاداب رکھے' اس حقیر کوشش کو شرف قبولیت بخشے۔

اسفل العباد

غلام محمد غفرلہ

مسائل حج، شریعت کے آئینے میں

عمرہ کی ادائیگی کا طریقہ

حج تمتع یا قرآن کرنے والے کے لئے پہلے عمرہ کرنا ہو گا۔ اس کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ جہاز پر سوار ہونے سے پہلے یا جہاز میں احرام باندھ لے، مکہ شریف پہنچ کر افضل یہ ہے کہ باب السلام سے مسجد حرام میں داخل ہو۔

طواف کا طریقہ

طواف شروع کرتے وقت احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر دونوں کناروں کو بائیں کندھے پر ڈال لیں۔ اور دائیں کندھے کو کھلا رکھیں۔ احرام کی یہ حالت اول سے آخر تک طواف کے تمام چکروں میں رہے گی۔ اب طواف کی نیت کر کے پہلے حجراسود کو بوسہ دیں۔ اس وقت سے لبیک کہنا چھوڑ دیں۔ بوسہ کے بعد کعبہ شریف کو اپنے بائیں طرف رکھ کر طواف شروع کریں۔ طواف سات پھیروں کا ہوتا ہے۔ پہلے تین پھیروں میں رمل کریں۔ رمل جلد جلد چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر کندھے ہلاتے ہوئے بہادرانہ شان میں چلنے کو کہتے ہیں۔ طواف سے فارغ ہو کر دو رکعت نماز طواف واجب مقام ابراہیم پر ادا کریں۔ نماز سے فارغ ہو کر دعا مانگ کر پھر حجراسود کو بوسہ دیں۔

صفا و مروہ کی سعی

طواف کے بعد باب الصفا سے نکل کر صفا پہاڑی پر آئیں، یہاں ایسے مقام پر کھڑے ہو کر جہاں سے کعبہ شریف نظر آئے، لمبی دعا مانگ کر، درود شریف پڑھ کر اتر آئیں، اور مروہ کی طرف چلیں، راستہ میں جہاں دو سبز میل ہیں، وہاں دوڑ کر چلیں۔ اس کے بعد معمولی چال سے چل کر مروہ پر آئیں۔

یہاں بھی اسی طریقہ سے دعا مانگیں ---------- اس طرح مروہ تک آنا، اور دعائیں مانگنا، یہ ایک چکر اور پھیرا ہو گا۔ اسی طرح سات پھیرے کریں۔ ان سات پھیروں کا نام سعی ہے۔ سعی کی ابتداء صفا سے اور انتہا مروہ پر ہوتی ہے۔ سعی سے فارغ ہو کر سر منڈائیں۔ یا بال کترا کر احرام سے باہر ہو جائیں۔ عمرہ پورا ہو گیا۔

حج کی ادائیگی کا مختصر طریقہ

طریقہ حج ترتیب سے ذکر کیا جاتا ہے آٹھ ذوالحج سے بارہ ذوالحج تک جو کام حاجی کے لئے ضروری ہیں وہ تحریر کئے جاتے ہیں تاکہ حج مکمل ہو سکے، اور اس کے تمام احکام پورے ہو سکیں۔

آٹھ تاریخ ذوالحج اور اس کی عبادات

آٹھ تاریخ کو سب حاجیوں کو احرام باندھ کر منیٰ روانہ ہونا ہے۔ جس آدمی نے عمرہ کے لئے احرام کھول دیا وہ باندھے اس طریقہ سے کہ احرام کے کپڑے پہن کر مسجد حرام شریف حاضر ہو، پہلے نیت تحیۃ المسجد طواف کریں، پھر دو رکعت نماز طواف ادا کریں، پھر احرام کی نیت سے دو رکعت پڑھیں۔ سلام کے بعد سر پر سے کپڑا ہٹا دیں۔ دو رکعت کے بعد نیت کریں کہ اے اللہ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں۔ میرے لئے اس کو آسان کر دے۔ پھر نیت کے بعد یوں لبیک کہیں۔

لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمتہ لک والملک لا شریک

لک لبیک۔ اس تلبیہ کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں، اور اس کو بلند آواز سے پڑھیں، اس کے بعد درود شریف پڑھیں۔ اب آدمی احرام میں داخل ہو گیا۔ اس کے بعد جتنی نمازیں پڑھیں گے۔ سر اور چہرہ ننگا ہو گا۔ احرام باندھ کر اگر چاہے، کہ میں ایک نفل طواف کر لوں، اور اس کے بعد سعی کر لوں تو پھر طواف زیارت میں اس کو سعی کی ضرورت نہیں ہو گی۔

منیٰ اور اس کی عبادات

آٹھ ذوالحج کو منیٰ شریف پہنچ کر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور کل کی فجر یہاں مسجد خیف میں ادا کریں۔

نو ذوالحج اور اس کی عبادات

نو ذوالحج کو صبح کی نماز پڑھ کر عرفات جانا ہے۔ زوال کے بعد عرفات میں ٹھہرنا ہے۔ جو حج کا سب سے بڑا رکن ہے۔ ایک لحظہ کا یہاں ٹھہرنا فرض، اور غروب آفتاب تک ٹھہرنا واجب ہے۔

دعوت فکر

عرفات میں امام کا خطبہ سنیں، خطبہ کے بعد نماز ظہر، اور عصر ادا کرنی ہے۔ آج کل وہاں کے امام چونکہ مقیم ہوتے ہیں، اور وہ ظہر اور عصر کی نمازوں کو قصر پڑھتے ہیں، ہم حنفیوں کے نزدیک مقیم کے لئے چونکہ قصر جائز نہیں ۔ لہٰذا نماز اپنے اپنے خیموں میں جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ اپنے خیموں میں جماعت کرائیں۔ یا اکیلے پڑھیں ظہر اور عصر اپنے اپنے وقت میں پڑھنا ہوں گی اور نمازوں کی سنتیں اپنی اپنی جگہ پر پڑھنا ہوں گی۔

عرفات سے مزدلفہ کو روانگی

نو تاریخ کا آفتاب غروب ہو جانے کے بعد عرفات سے مزدلفہ کو روانہ ہو جائیں مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور ایک تکبیر کے ساتھ ادا کرنی ہیں۔ اگر مزدلفہ میں نماز علیحدہ پڑھی جائے تو پھر بھی نماز عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھنا ہوں گی اور فجر کی نماز بھی مزدلفہ میں پڑھنا ہو گی پھر جب سورج نکلنے میں دو رکعت نماز کا وقت باقی رہ جائے تو یہاں سے منیٰ کو روانہ ہو جائیں۔

دس تاریخ ذوالحج اور اس کی عبادات

آج دس تاریخ کو منی شریف میں تین دن (دس، گیارہ، بارہ) تک ٹھہرنا ہو گا۔ آج یہاں چار عباداتیں ترتیب وار واجب ہیں :

۱۔ جمرہ عقبی (بڑے شیطان) کو کنکریاں مارنا۔

۲۔ قربانی کرنا۔

۳۔ حلق کرنا۔

۴۔ طواف زیارت کرنا۔

کنکریاں مارنے کا طریقہ

شیطان سے کم از کم پانچ ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہو کر انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے کنکری کو (جو کھجور کی گٹھلی کے برابر ہو اس طرح ہاتھ اٹھا کر ماریں کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہو جائے۔ اگر کنکری شیطان کو) نہ لگے اور تین ہاتھ سے کم فاصلے پر گرے تو پھر بھی صحیح ہو گی۔ اگر تین ہاتھ کے فاصلہ پر گرے تو معتبر نہ ہو گی۔ اسی طرح سات کنکریاں بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر مارتے جائیں۔

نوٹ

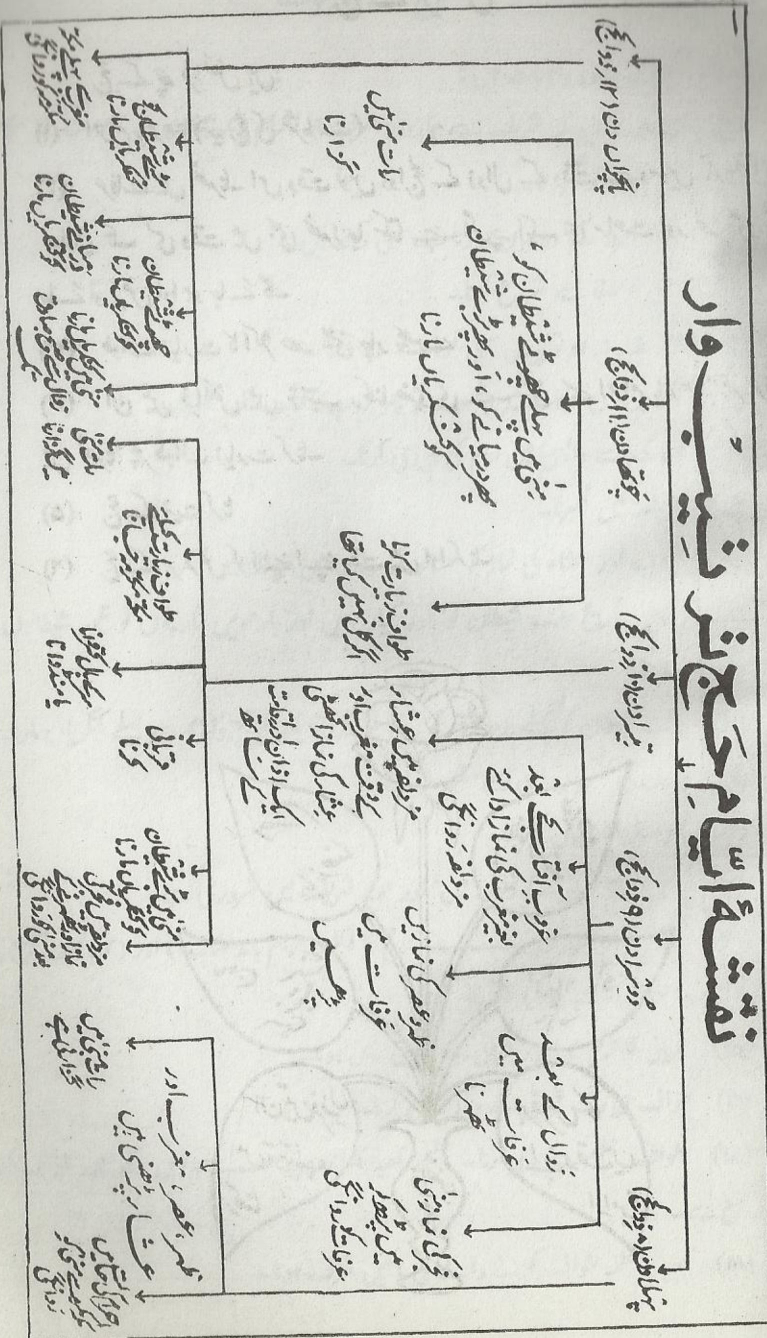
قربانی کرنے، اور سر منڈوانے یا کتروانے کے بعد احرام اتار دیں۔ اس کے بعد طواف زیارت کے لئے مکہ شریف جائیں اور طواف زیارت کریں، یہ طواف حج کا دوسرا رکن ہے۔ اگر پہلے رمل (کندھوں کو حرکت دینا) کر چکا ہے، اور سعی بھی کر چکا ہے تو پھر یہ دونوں کام نہ کریں۔ طواف زیارت کے بعد، رات منیٰ شریف میں گزارنا ہے۔

گیارہ تاریخ ذوالحج اور اس کی عبادات

اگر دس تاریخ کو طواف زیارت نہیں کیا تو آج طواف زیارت کر لیں۔ آج تین شیطانوں کو کنکریاں مارنا ہیں۔ پہلے چھوٹے شیطان کو، پھر درمیانے شیطان کو، پھر بڑے شیطان کو۔

بارہ تاریخ ذوالحج اور اس کی عبادات

اگر پہلے طواف زیارت نہیں کیا، تو پھر آج کر لیں۔ آج بھی تین شیطانوں کو کنکریاں مارنا ہوں گی، پہلے چھوٹے شیطان کو، پھر درمیانے شیطان کو، پھر بڑے شیطان کو بارہ تایخ کو کنکریاں مارنے کو زوال کے بعد ہے۔ کنکریاں مارنے کے بعد مکہ شریف جا کر طواف زیارت کریں، اگر اس سے پہلے نہیں کیا اور اگر کر لیا ہے تو پھر کنکریاں مارنے کے بعد مکہ شریف کو روانگی ہو گی۔اور اگر آفتاب منیٰ میں غروب ہو گیا، تو اب رات یہیں گزار دیں۔ یہاں سے جانا اچھا نہیں ہے۔ اور اگر تیرہ تاریخ کی صبح ہو گئی، تو اب بغیر رمی (کنکریاں مارنے) کے جانا جائز نہیں، ورنہ دم لازم آئے گا۔ لہٰذا! زوال کے بعد کنکریاں مار کر آئیں۔



حج کے فرائض

حج کے چھ فرائض ہیں:

(۱) احرام باندھنا (یہ حج کی شرط ہے)

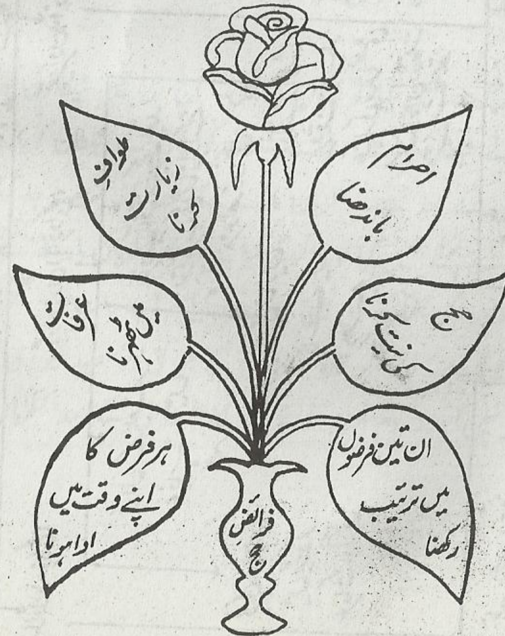
(۲) عرفات میں ٹھہرنا۔ اس وقت نویں ذوالحج کے زوال کے وقت سے دسویں تاریخ کی صبح صادق تک کسی وقت میں بھی ٹھہرا جا سکتا ہے۔ اگرچہ ایک ہی ساعت اور لمحہ بھی ٹھہر جائے تو فرض ادا ہو جائے گا۔

(۳) طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے

(۴) ان تین فرائض میں ترتیب رکھنا ضروری ہے۔ یعنی پہلے احرام باندھنا' پھر عرفات میں ٹھہرنا' پھر طواف زیارت کرنا۔

(۵) حج کے نیت کرنا

(۶) حج کے ہر فرض کو اپنے اپنے وقت میں ادا کرنا۔



حج کے واجبات

حج کے متعدد واجبات ہیں:

(۱) میقات (یعنی مکہ شریف سے چاروں طرف جو احرام باندھنے کی حد مقرر کی گئی ہے)۔ سے احرام باندھ کر گزرنا۔

(۲) صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا جسے سعی کہتے ہیں۔

(۳) سعی کو صفا سے شروع کرنا۔

(۴) اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا۔

(۵) اگر دن میں عرفات میں ٹھہرے تو پھر غروب آفتاب تک ٹھہرنا۔

(۶) عرفات سے واپسی میں امام کی پیروی کرنا۔

(۷) مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

(۸) مغرب اور عشاء کی نماز کو عشاء کے وقت میں مزدلفہ میں آکر پڑھنا۔

(۹) دسویں تاریخ بڑے شیطان کو' اور گیارھویں اور بارھویں تاریخوں کو تین شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔

(۱۰) بڑے شیطان کو پہلے دن حلق کرنے (سرمنڈوانا یا بال کتروانا) سے پہلے کنکریاں مارنا۔

(۱۱) ہر دن کی کنکریاں اسی دن مقرر پر مارنا۔

(۱۲) سر منڈوانا یا بال کترانا۔

(۱۳) حلق کرانا قربانی کے دنوں میں' اور حرم شریف میں ضروری ہے۔

(۱۴) قارن (جو عمرہ اور ـــــــــــ حج کا اکٹھا احرام باندھتا ہے) اور (عمرہ اور متمتع حج کا علیحدہ احرام باندھنے والا) کا قربانی کرنا۔

(۱۵) قربانی کا حرم میں اور قربانی کے دنوں میں ہونا۔

(۱۶) طواف زیارت قربانی کے دنوں میں کرنا۔

(۱۷) طواف حطیم سے باہر کرنا۔ حطیم' کعبہ کا اندرونی حصہ ہے۔ اس کے اندر طواف کرنا منع ہے۔

(۱۸) کعبہ معظمہ طواف کرنے والے کی بائیں طرف ہونا۔

(۱۹) اگر عذر نہ ہو تو پیدل طواف کرنا۔

(۲۰) طواف کرنے میں نجاست حکمیہ سے پاک ہونا یعنی جنابت وغیرہ سے پاک ہونا اور بے وضو نہ ہونا۔

(۲۱) طواف کرتے وقت ستر چھپا ہونا یعنی اگر کسی عضو کا چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کھلا رہا تو دم واجب ہو گا۔

(۲۲) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

(۲۳) کنکریاں پھینکنے، ذبح کرنے پھر سر منڈانے اور طواف میں ترتیب یعنی پہلے کنکریاں پھر ذبح کرنا پھر سر منڈانا پھر طواف کرنا۔

(۲۴) طواف صدر یعنی رخصت کا طواف کرنا۔

(۲۵) عرفہ میں ٹھہرنے کے بعد سر منڈانے تک عورت سے صحبت نہ کرنا۔

(۲۶) ممنوعات (سلا کپڑا پہننا۔ منہ یا سر چھپانا) کا چھوڑنا۔ حج کے واجبات اور بھی ہیں۔ واجبات کا قاعدہ اور ضابطہ یہ ہے کہ جس فعل کے چھوڑنے پر دم (بکرا وغیرہ ذبح کرنا) لازم آئے وہ فعل واجبات میں سے ہے۔

فرائض احرام

احرام کے دو فرائض ہیں :

(۱) عمرہ یا حج دونوں کی نیت کرنا

(۲) زبان سے تلبیہ ان الفاظ میں کہنا جس کے ذریعہ خاص اللہ کی تعظیم ظاہر ہو، اور سنت اس میں لبیک ہے یعنی جو لبیک حاجی لوگ عام طور پر پڑھتے ہیں۔

واجبات احرام

احرام کے دو واجب ہیں :

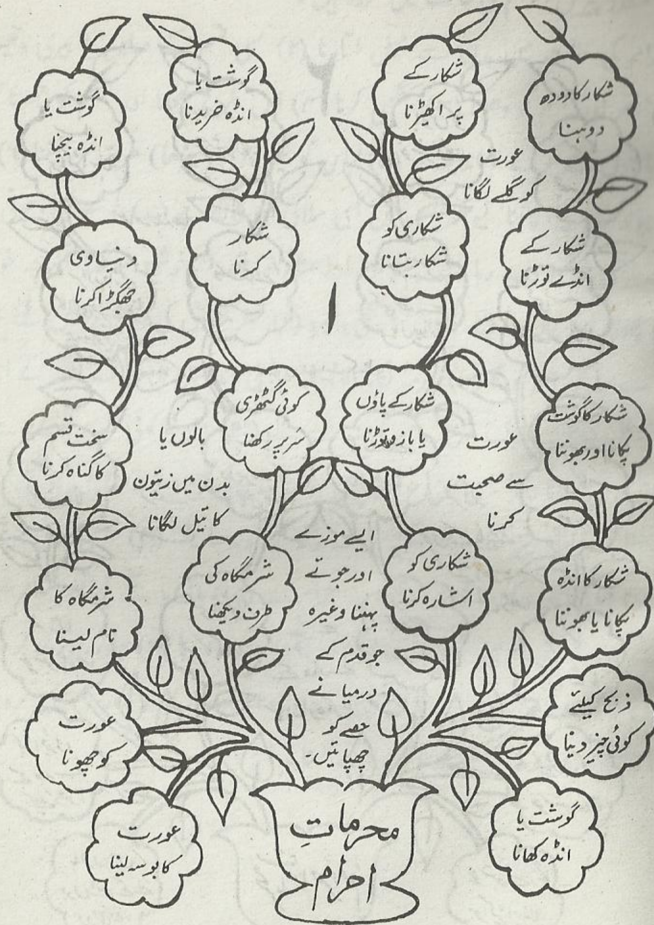
(۱) میقات (جو حد احرام کے لئے مقرر کی گئی ہے) سے احرام باندھنا۔

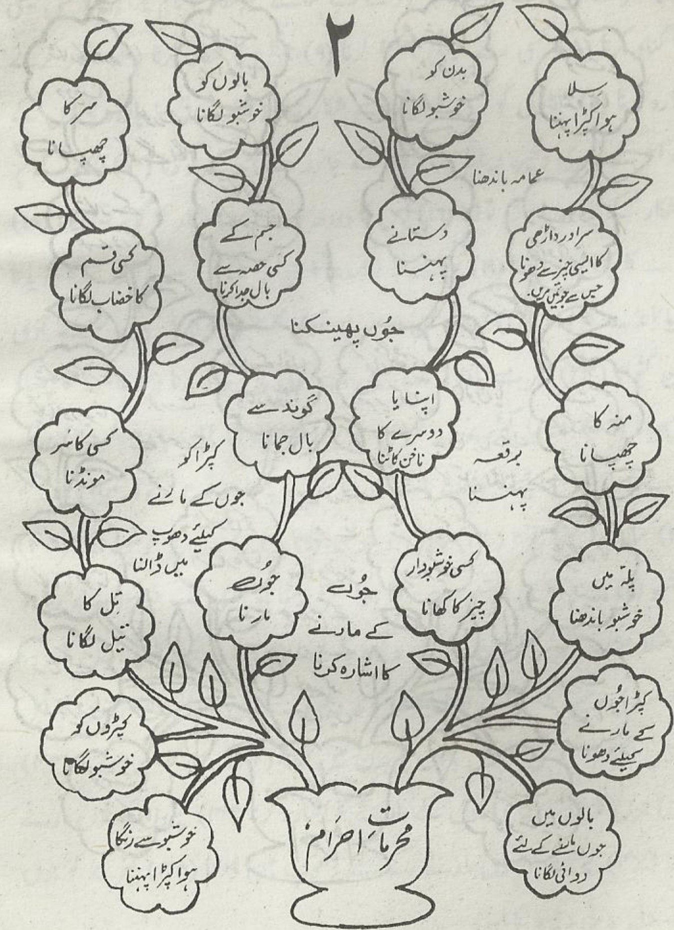
(۲) ممنوعات احرام سے محفوظ رہنا۔ یعنی جو چیزیں احرام میں منع ہیں، ان سے محفوظ رہنا۔

وہ چیزیں جو احرام میں حرام ہیں

متعدد چیزیں ایسی ہیں جو احرام کی حالت میں حرام ہیں:

(۱) عورت سے صحبت کرنا (۲) بوسہ لینا (۳) چھونا (۴) گلے لگانا۔ جبکہ یہ چار چیزیں شہوت سے ہوں (۵) شرمگاہ کی طرف دیکھنا (۶) عورت کے سامنے شرمگاہ کا نام لینا (۷) فحش یعنی سخت قسم کا گناہ کرنا (۸) کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا (۹) جنگل کا شکار کرنا (۱۰) شکار کرنے والے کو اشارہ کرنا (۱۱) شکاری کو کسی طریقے سے شکار بتانا (۱۲) بندوق یا بارود یا اس کے ذبح کے لئے اس کو چھری وغیرہ دینا (۱۳) شکار کے جانور کے انڈے توڑنا (۱۴) شکار کے پر اکھیڑنا (۱۵) شکار کے پاؤں یا بازو توڑنا (۱۶) اس کا دودھ دوہنا (۱۷) شکار کا گوشت پکانا (۱۸) شکار کے انڈے کا پکانا اور بھوننا (۱۹) گوشت یا انڈے کا بیچنا (۲۰) گوشت یا انڈے کا خریدنا (۲۱) گوشت یا انڈے کا کھانا (۲۲) اپنا یا کسی دوسرے آدمی کا ناخن کاٹنا یا کسی دوسرے آدمی سے اپنا ناخن کٹوانا (۲۳) سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال جدا کرنا (۲۴) منہ کا چھپانا (۲۵) سر کا چھپانا (۲۶) بستہ یا کپڑے کی گٹھڑی سر پر رکھنا (۲۷) عمامہ باندھنا (۲۸) برقعہ پہننا (۲۹ دستانے پہننا (۳۰) ایسے موزے یا جرابیں یا جوتے پہننا جو قدم کے درمیانی حصہ کو چھپالیں (۳۱) سلا ہوا کپڑا پہننا (۳۲) بالوں کو خوشبو لگانا (۳۳) بدن کو خوشبو لگانا (۳۴) کپڑوں کو خوشبو لگانا (۳۵) ایسی خوشبو سے رنگا ہوا کپڑا پہننا جو ابھی تک خوشبو دے رہا ہو (۳۶) خوشبو مثلاً مشک عنبر' زعفران' الائچی وغیرہ کا کھانا (۳۷) خوشبو کا پلہ میں باندھنا (۳۸) وسمہ یا مہندی وغیرہ کا خضاب لگانا (۳۹) گوند وغیرہ سے بال جمانا (۴۰) زیتوں کا تیل بالوں یا بدن میں لگانا (۴۱) تل کا تیل بالوں یا بدن میں لگانا (۴۲) کسی کا سر مونڈنا (۴۳) جوں مارنا (۴۴) جوں کا پھینکنا (۴۵) جوں کے مارنے کا اشارہ کرنا (۴۶) کپڑوں کو جوں مارنے کے لئے دھونا (۴۷) کپڑے کو جوں مارنے کے لئے دھوپ میں ڈالنا (۴۸) کپڑے کو جوں مارنے کے لئے کوئی دوائی وغیرہ لگانا۔





وہ چیزیں جو احرام میں مکروہ ہیں

متعدد چیزیں احرام کی حالت میں مکروہ ہیں :

(۱) احرام کی حالت میں بدن سے میل اتارنا (۲) کسی قسم کے صابن یا بیری وغیرہ سے داڑھی، سر اور جسم کو دھونا (۳) کنگھی کرنا (۴) اس طرح کھجانا اور جسم کو چھونا کہ بال ٹوٹنے یا جوں کے گرنے کا اندیشہ ہو (۵) لباس کو غیر عادتی (ٹیڑھا) طریقہ پر پہننا (۶) رفو کیا ہوا یا پیوند لگایا کپڑا پہننا، کیونکہ اس میں بھی سلائی اور ٹانکا ہے (۷) خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا کہ ابھی خوشبو دے رہا ہے، پہننا اور اوڑھنا (۸) قصداً" خوشبو سونگھنا، اگرچہ خوشبودار پھل یا پھول اور پتہ ہو، جیسے لیموں، نارنگی وغیرہ (۹) عطر فروش کی دکان پر اس لئے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ معطر ہو گا (۱۰) سرمہ لگانا (۱۱) منہ پر پٹی باندھنا (۱۲) غلاف کعبہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا منہ سے لگے (۱۳) جسم کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا (۱۴) ایسی چیز کھانا پینا، جس میں خوشبو پڑی ہو نہ وہ پکائی گئی ہو، نہ زائل ہو گئی ہو۔ مثلاً الائچی ڈال کر کوئی چیز کھانا (۱۵) تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا (۱۶) مہکتی ہوئی خوشبو ہاتھ سے چھونا جبکہ ہاتھ کے ساتھ نہ لگے ورنہ حرام ہے (۱۷) بازو یا گلے پر تعویز باندھنا اگرچہ بے سلے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر باندھا ہو (۱۸) سنگھار کرنا (۱۹) چادر اوڑھ کر اس کے کناروں پر گرہ دینا، جیسی گانٹی باندھی جاتی ہے۔ (۲۰) تہبند کے دو کناروں میں گرہ دے کر باندھنا (۲۱) تہبند باندھ کر کمر بند یا رسی سے کسنا۔



تعویذ باندھنا

کنگھی کرنا

گرہ دی ہوئی چادر اوڑھنا

بدن سے میل اتارنا

تہبند باندھ کر رسی سے کسنا

دھونی سے خوشبو دیا ہوا کپڑا پہننا

رفو یا پیوند والا کپڑا پہننا

تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا

جسم کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا

عطر فروش کی دکان پر بیٹھنا

جسم کو چھونا جس سے بال وغیرہ گریں

صابن وغیرہ سے جسم کا کوئی حصہ دھونا

قصداً کسی قسم کی خوشبو سونگھنا

غلافِ کعبہ کو اوپر لے لینا

مکروہاتِ احرام

فرائض طواف

طواف میں کچھ چیزیں فرض ہیں :

(۱) طواف میں نیت کرنا فرض ہے (۲) طواف میں پہلے چار پھیرے (۳) طواف کا مکان طواف میں ہونا اس سے باہر نہ ہو۔ یعنی طواف کرنے والے کا کعبہ شریف کے چاروں طرف طواف کرنا۔

طواف کا طواف کی جگہ میں ہونا

نیت کرنا

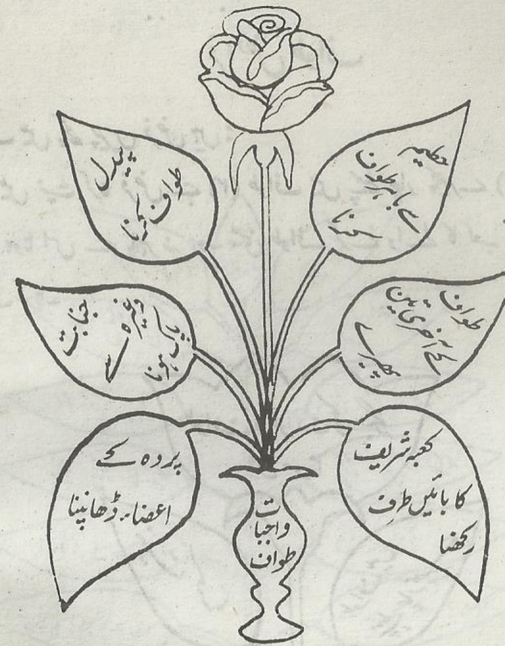
طواف میں پہلے چار پھیرے

فرائض طواف

واجبات طواف

متعدد چیزیں ایسی ہیں جو طواف کے لئے واجب ہیں :

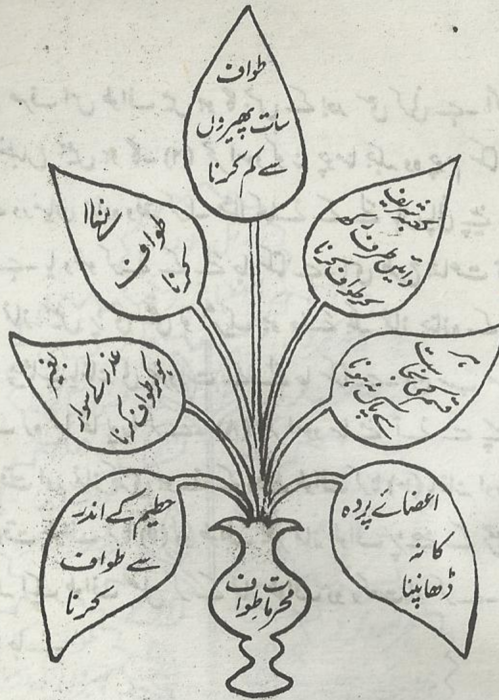
(۱) جنابت یا حیض اور نفاس سے پاک ہونا (۲) پردہ کے اعضاء ڈھانپنا (۳) پیدل طواف کرنا (۴) بیت اللہ شریف کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر طواف کرنا (۵) طواف کو حجر اسود سے شروع کرنا۔ حطیم (کعبہ کا وہ حصہ جس پر چھت نہیں ڈالی گئی) کے باہر سے طواف کرنا (٦) طواف کے آخری تین پھیرے



محرمات طواف

طواف میں چند چیزیں حرام ہیں :

(۱) جنابت کی حالت، حیض و نفاس کی حالت میں یا بے وضو طواف کرنا (۲) جن اعضاء کا پردہ ضروری ہے ان کا چوتھا حصہ کھلا ہونا جیسے ران وغیرہ (۳) ننگا طوار کرنا۔ (۴) بغیر عذر کے سوار ہو کر یا گھٹنوں کے بل چل کر طواف کرنا اور بغیر عذر کے کسی کی گود یا کسی کے کندھوں پر بیٹھ کر طواف کرنا (۵) کعبہ شریف کو اپنے دائیں ہاتھ رکھ کر طواف کرنا (٦) حطیم کے اندر سے طواف کرنا (۷) طواف سات پھیروں سے کم کرنا۔



مکروہات طواف

طواف میں متعدد چیزیں مکروہ ہیں ان کا یاد کرنا ضروری ہے :

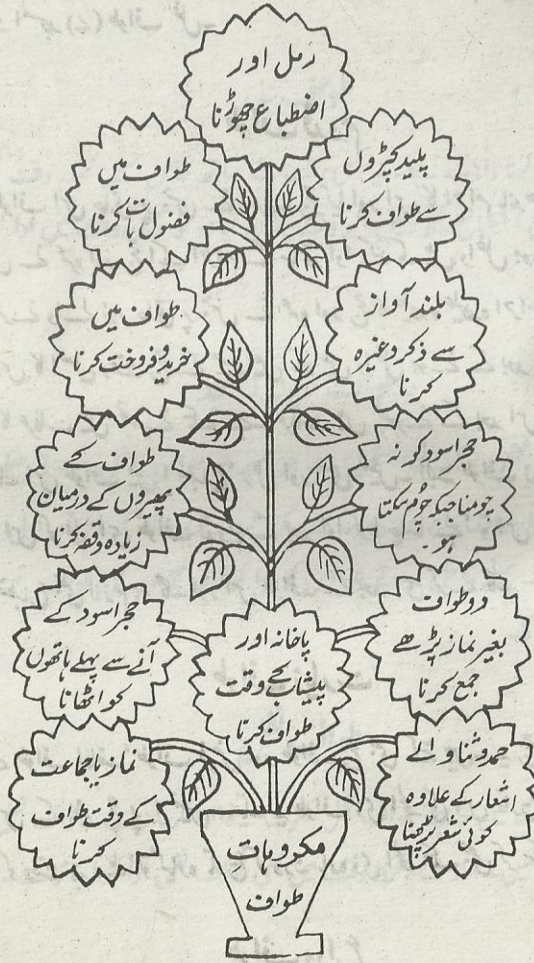
(۱) طواف کی حالت میں فضول باتیں کرنا (۲) خرید و فروخت کرنا (۳) بلند آواز سے ذکر وغیرہ کرنا (۴) ناپاک کپڑے پہن کر طواف کرنا (۵) رمل اور اضطباع چھوڑنا۔ رمل کہتے ہیں کہ پہلے تین پھیروں میں مرد کا جلد جلد، چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر کندھے ہلا کر بہادروں کی طرح چلنا اور اضطباع کہتے ہیں کہ طواف شروع کرنے سے پہلے احرام کی چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر چادر کے دونوں کنارے بائیں کندھے پر ڈال دیئے جائیں، اور تمام طواف اسی حالت میں ہی مکمل کرے۔

نوٹ

اضطباع صرف اس طواف میں ہو گا جس کے بعد سعی کرنی ہے۔ اگر طواف کے بعد سعی نہیں تو اضطباع نہیں ہو گا۔ (۶) حجر اسود کو نہ چومنا جبکہ وہ چوم سکتا ہو۔ (۷) طواف کے پھیروں کے درمیان زیادہ وقفہ کرنا۔ مثلاً کھانے کے لئے' ہاں پانی پینے کے لئے تھوڑا سا وقفہ کرنا جائز ہے۔ یا وضو کرنے کے لئے جا سکتا ہے۔ اسی طرح جماعت قائم ہو گئی ہو اور اس نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی تو شریک ہو جائے بلکہ نماز جنازہ کے لئے بھی جا سکتا ہے۔ اسی طرح پیشاب پاخانہ کی ضرورت کے لئے جا سکتا ہے۔ ان سب صورتوں میں واپس آکر جتنا طواف رہ گیا تھا پورا کرے۔ (۸) حجر اسود سامنے آنے سے پہلے ہاتھوں کو اٹھانا (۹) خطبہ کے وقت اور نماز کھڑی ہونے کے وقت طواف کرنا (۱۰) پاخانہ اور پیشاب کی سخت ضرورت کے وقت طواف کرنا (۱۱) دو طواف بغیر نماز طواف پڑھنے کے جمع کرنا مکروہ ہے۔ حاجی کو چاہئے کہ ایک طواف مکمل کر کے نماز طواف دو رکعت ادا کرے۔ اس کے بعد پھر دوسرا طواف کیا جائے۔

تنبیہہ

اگر نماز طواف کے وقت مکروہ ہے۔ مثلاً عصر یا صبح صادق کے بعد یا زوال کے وقت طواف کر رہا ہے تو پھر طواف کرنا جائز ہے۔ جب وقت مکروہ نکل جائے تو پھر ان نمازوں کو ادا کریں۔ (۱۲) حمد و نعت اور نصیحت والے شعروں کے علاوہ کوئی شعر پڑھنا۔



طواف کی قسمیں

طواف کی سات قسمیں ہیں:

(۱) طواف قدوم (۲) طواف زیارت (۳) طواف وداع (۴) طواف عمرہ (۵) طواف نذر (۶) طواف تحیۃ المسجد (۷) طواف نفل۔

طواف قدوم

یہ طواف اس حاجی پر جس نے صرف حج کیا اور اس کا احرام باندھنا اسی طرح اس حاجی پر جس نے عمرہ اور حج ایک احرام کے ساتھ ادا کئے مکہ میں داخل ہونے کے بعد سنت ہے، عمرہ کرنے والے اور حاجی پر جس نے عمرہ اور حج کا علیحدہ علیحدہ احرام باندھا یہ طواف نہیں ہے اس کا اصل وقت حج کے مہینے میں مکہ میں داخل ہونے کے بعد سے ہے اور آخر وقت اس کا عرفات میں ٹھہرنے تک ہے۔ عرفات میں ٹھہرنے کے بعد اس کا وقت بھی ختم ہو جائے گا۔ اس طواف میں اضطباع، رمل اور سعی نہیں۔ البتہ طواف زیارت کے بعد جو سعی ہے۔ اس کو اگر اسی طواف قدوم کے بعد ادا کرنا چاہتا ہے، تو اس طواف قدوم میں رمل اور اضطباع بھی لازم ہو گا۔ اور اس طواف کے بعد سعی کرے گا۔

طواف زیارت

اسے طواف افاضہ، طواف فرض اور طواف حج بھی کہتے ہیں۔ یہ حج کا بہت بڑا رکن ہے۔ کہ اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا۔ یہ طواف ذی الحجہ کی دس تاریخ کو کیا جاتا ہے۔ اگر دسویں کو وقت نہ ملے، تو گیارہ تاریخ کو ورنہ بارہ ذی الحجہ تک بھی کر سکتا ہے۔

طواف وداع

اس طواف کو طواف صدر بھی کہتے ہیں۔ یہ مکہ مکرمہ شریف سے روانگی کے وقت کیا جاتا ہے۔ یہ طواف رخصت ہے۔ یہ صرف آفاقی پر واجب ہے۔ مکہ والوں پر اور نہ عمرہ کرنے والوں پر۔ یہ تین طواف حج سے متعلق ہیں۔

طواف عمرہ

یہ عمرہ کا ایک رکن ہے۔ کیونکہ عمرہ نام ہے احرام کے ساتھ طواف اور سعی کے مجموعہ کا۔ تو یہ دونوں چیزیں احرام کے ساتھ ہوں گی۔ اس طواف میں اضطباع، رمل اور اس کے بعد سعی بھی ہے۔

طواف نذر

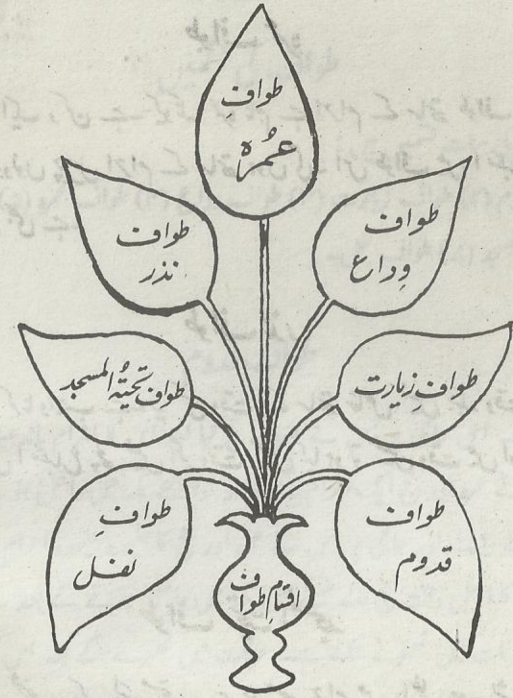
اس کا ادا کرنا واجب ہے۔ یہ کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں جبکہ وقت معین نہ کیا ہو۔ اس میں رمل اضطباع کچھ نہیں اگر وقت معین کیا ہو تو معین وقت میں ادا کرنا لازم ہو گا۔

طواف تحیۃ المسجد

یہ ہر اس شخص کے لئے مستحب ہے جو مسجد حرام میں داخل ہو۔ بشرطیکہ اس کے ذمہ کوئی اور دوسرا طواف واجب نہ ہو۔ جیسے کہ عمرہ کرنے والا، کہ اس پر اول طواف عمرہ ادا کرنا فرض ہے۔ پہلے داخل ہوتے ہی اس کو ادا کرنا ہو گا اور یہی طواف تحیۃ المسجد کی جگہ بھی ہو جائے گا۔

طواف نفل

جب تک مکہ میں رہے، طواف نفل کثرت سے ادا کرتا رہے۔ طواف نفل کے لئے کوئی وقت خاص نہیں۔ نماز کے مکروہ وقت میں بھی طواف نفل ادا کرنا جائز ہے۔



عمرہ کو فاسد کرنے والی چیز اور کفارہ

عمرہ طواف کے چار پھیروں سے پہلے صحبت کر لی' تو عمرہ ختم ہو جائے گا اور دوبارہ کرنا ہو گا۔ اور دم دے اور اگر چار پھیروں کے بعد صحبت کی تو صرف دم ہے عمرہ صحیح ہو گیا۔

حج میں فاسد چیز اور کفارہ

اگر احرام کی حالت میں عرفات میں ٹھہرنے سے پہلے عورت سے صحبت کر لی تو حج فاسد ہو جائے گا اور اس کے کفارہ میں دم لازم آئے گا اور آئندہ سال قضا بھی کرنی ہو گی۔

ایسے جرم جن کے کفارے میں بدنہ ہے

بدنہ سے مراد اونٹ یا گائے کی قربانی ہے۔ صرف دو جرائم میں اونٹ یا گائے کی قربانی دینا پڑتی ہے۔ (۱) عرفات میں ٹھہرنے کے بعد اور طواف زیارت سے پہلے صحبت کرنا (۲) عورت کا حیض و نفاس کی حالت میں یا مرد یا عورت کا حالت جنابت میں طواف زیارت کرنا ان مذکورہ جرائم کے کفارہ میں اونٹ یا گائے کی قربانی لازمی ہو گی۔ اگر ان چیزوں کو لوٹا لیا گیا' تو پھر اس پر بدنہ نہیں۔ اگر ایام قربانی کے بعد لوٹایا تو تاخیر کی وجہ سے مرد اور عورت پر دم لازم آئے گا۔

ایسے جرائم کہ جن کے کفارہ میں قیمت آتی ہے

اگر احرام کی حالت میں کسی نے شکار کیا' تو اس پر کفارہ واجب ہے۔ اور وہ اس شکار کی قیمت ہے۔ بعض جانور ایسے ہیں کہ اگر ان کو نقصان پہنچایا جائے' تو ان سے کفارہ لازم نہیں آئے گا۔ جیسے کوا' چیل' سانپ وغیرہ۔ اور تمام درندے جبکہ وہ حملہ آور ہوں' جیسے چیتا وغیرہ۔ (اگر تفصیلات چاہیں تو کتب مطولات کا مطالعہ فرمائیں)۔

جوں مارنے کا جرمانہ

احرام کی حالت میں جوں مارنا منع ہے۔ اگر جوں ماری' تو صدقہ میں روٹی کا ایک ٹکڑا دیں۔ دو یا تین جوئیں مار دیں۔ تو ایک مٹھی اناج دیں۔ اور اگر اس سے زیادہ ماریں' تو صدقہ فطر کی مقدار صدقہ دیں' دھوپ میں کپڑا ڈالا تاکہ جوئیں مر جائیں۔ تب بھی اسی طرح کفارے ہوں گے۔

احرام کے بغیر میقات سے گذرنے کا جرم اور اس کا کفارہ

میقات سے جو شخص مکہ مکرمہ میں داخل ہو اس پر لازم ہے کہ حج کا زمانہ ہو تو حج کا ورنہ عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ شریف میں داخل ہو۔ اگر بغیر احرام مکہ شریف میں داخل ہو گیا۔ تو اس پر کفارہ لازم ہے۔ اگر بغیر احرام داخل ہو گیا' تو یہیں سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ لے' اور کفارہ میں دم دینا ہو گا۔

خوشبو کا استعمال اور اس کا کفارہ

حالت احرام میں خوشبو کا استعمال منع ہے۔ بدن پر اگر خوشبو لگائی، اگر خوشبو بہت ہے تو دم لازم آئے گا۔ بہت وہ ہے۔ جس کو لوگ بہت سمجھیں۔ اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے کسی حصہ پر لگ گئی تو صدقہ ہے۔ کپڑے یا بچھونے میں اگر خوشبو لگائی، تو خوشبو کو دیکھیں گے۔ اگر کثیر ہے تو دم اور اگر کم ہے تو صدقہ دیں گے۔ اگر خوشبو کو سونگھا، تو کوئی کفارہ نہیں۔ مگر مکروہ ہے۔

سلے ہوئے کپڑے پہننے کا کفارہ

احرام میں مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے۔ احرام کی حالت میں اگر کسی نے رات یا ایک دن سلا ہوا کپڑا پہنا تو دم لازم آئے گا۔ اور اگر اس سے کم وقت پہنا تو صدقہ لازم آئے گا۔ اگر چوتھائی سر یا چوتھائی چہرہ ایک کامل دن یا رات چھپا رہا تو اس میں دم لازم آئے گا۔ اگر چوتھائی سے کم چھپا رہا تو اس پر صدقہ اس جرم میں قصد اور ارادہ کو دخل نہیں اگر سوتے ہوئے بھی سر اور منہ چھپ گیا تو کفارہ لازم آئے گا۔

بال دور کرنے کے کفارے

احرام کی حالت میں بال کی حفاظت ضروری ہے۔ اگر بال ٹوٹ جائیں یا کاٹے جائیں تو کفارہ لازم آئے گا۔ اگر کسی نے سر اور داڑھی کے بال تراشے تو دم لازم آئے گا۔ چوتھائی سر اور چوتھائی داڑھی میں بھی دم لازم آئے گا۔ اور اس سے کم مقدار میں صدقہ ہے۔ اسی طرح زیر ناف بال اگر پورے کاٹے تو دم لازم آئے گا۔ اور اگر کم کاٹے تو صدقہ لازم آئے گا۔ اگر وضو کرتے یا کھجاتے یا کنگھا کرتے وقت بال ٹوٹ گئے۔ تو ایک بال کے لئے ایک مٹھی غلہ ایک ٹکڑا روٹی کا یا ایک چھوہارہ دینا پڑے گا۔ اور اگر دو بال ٹوٹ گئے تو پھر دو مٹھی غلہ یا روٹی کے دو ٹکڑے یا دو چھوہارے دینے پڑیں گے اور اگر تین گرے تو تین تین چھوہارے یا روٹی کے ٹکڑے یا تین مٹھی غلہ، صدقہ کرے۔ اور اگر تین سے زیادہ بال گرے تو صدقہ عیدالفطر کی مقدار یعنی سوا دو سیر گندم کی مقدار خیرات کریں۔

فائدہ

اگر بیماری کے سبب یا خودبخود بال گرے تو اس صورت میں کچھ بھی نہیں دینا پڑے گا۔

ناخن کترنے کا کفارہ

احرام کی حالت میں ناخن بھی نہیں تراشے جائیں گے۔ اگر ایک انگلی کا ناخن کترے، تو ایک صدقہ ہے۔ دو ناخن کترے تو دو صدقے ہیں اور اگر ایک ہاتھ کی پانچ انگلیوں کے ناخن ایک ہی مجلس میں کاٹے تو ایک دم ہے۔

صحبت اور بوس و کنار کی غلطی اور اس کا کفارہ

احرام کی حالت میں صحبت اور بوس و کنار سے بچنا بھی ضروری ہے۔ اگر کسی نے جماع کیا تو اس کا بیان گزر چکا ہے کہ حج فاسد ہو جاتا ہے۔ اگر شہوت کے ساتھ بوس و کنار کیا تو اس میں دم لازم آئے گا اگرچہ انزال ہو یا نہ ہو خواہ مرد کے ساتھ یہ فعل کیا یا عورت کے ساتھ سب کا ایک حکم ہے۔

طواف میں جرائم کا کفارہ

طواف زیارت یعنی طواف فرض کسی نے بے وضو کیا تو کفارہ میں دم لازم آتا ہے۔ اگر حیض اور نفاس یا جنابت کی حالت میں طواف کیا تو کفارہ میں بدنہ (اونٹ یا گائے قربانی کرنا) لازم آئے گا۔ اگر طہارت کے ساتھ بارہویں تاریخ تک اس طواف کو دوبارہ کر لیا تو قربانی ساقط ہو جائے گی اور اگر بارہ تاریخ کے بعد اس کو لوٹایا تو صرف بدنہ ساقط ہو گا اور دم لازم آئے گا۔ اگر بے وضو طواف زیارت کیا ہے تو اس کا دوبارہ کرنا مستحب ہے۔ جب بھی دوبارہ کرے، دم ساقط ہو جائے گا، اگر طواف زیارت کو بلا عذر چل کر نہ ادا کیا، بلکہ سواری پر بیٹھ کے ادا کیا، یا عورت کی چوتھائی کلائی، یا چوتھائی سر ننگا رہا، تو ان سب صورتوں میں دم لازم آئے گا۔ اگر طواف زیارت کو بارہ تاریخ ذی الحجہ کے بعد کیا، تو دم لازم ہے۔ اگر طواف زیارت کے علاوہ کوئی اور طواف ناپاکی کی حالت میں کیا، تو دم لازم آئے گا اور اگر طواف بے وضو کیا تو صدقہ لازم آئے گا۔ طواف رخصت اگر نہ کیا تو دم لازم آئے

سعی کی غلطیاں اور ان کا کفارہ

سعی کو پیدل چل کر کرے۔ اگر بلا عذر سواری پر کی، تو دم لازم آئے گا، سعی کے چار یا زیادہ پھیرے چھوڑ دیئے۔ تو دم لازم آئے گا۔ سعی کو طواف کے بعد کرے، اگر پہلے کرے گا تو دم لازم آئے گا۔ سعی ادا کرے، تو ادا ہو جائے گی۔

عرفات میں ٹھہرنے کی غلطیاں اور ان کا کفارہ

عرفات میں سورج ڈوبنے تک قیام کرے اگر سورج ڈوبنے سے پہلے عرفات سے چلا گیا تو دم لازم آئے گا۔ اور اگر غروب آفتاب سے پہلے واپس آیا تو دم ساقط ہو گیا۔ اور اگر غروب آفتاب کے بعد واپس آیا تو ساقط نہیں ہو گا۔ عرفات سے باہر ہونا خواہ اپنے اختیار سے ہو یا جانور لے کر بھاگ گیا تو یہ سب صورتیں برابر ہیں۔ یعنی ہر صورت میں دم لازم آئے گا۔

مزدلفہ میں ٹھہرنے کی غلطیاں اور ان کا کفارہ

کوئی قصداً" بغیر عذر کے مزدلفہ میں نہ ٹھہرا، تو کفارہ میں دم لازم آئے گا۔ البتہ اگر کمزوری کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہرا تو کچھ نہیں۔

کنکریاں مارنے کی غلطیاں اور اس کا کفارہ

اگر کسی نے کنکریاں مارنا چھوڑ دیں، کسی دن بھی کنکریاں نہ ماریں، تو دم لازم آئے گا۔ اسی طرح کسی ایک دن کی، بالکل یا اکثر کنکریاں چھوڑ دیں، پھر بھی دم لازم آئے گا۔ اگر کسی دن کی کنکریاں نصف سے کم چھوڑ دیں، تو ہر کنکی پر صدقہ لازم آئے گا۔ مثلاً دس تاریخ کو کنکریاں چھوڑ دیں، یا اور دنوں میں اکیس مارنی ہوتی ہیں۔ اگر کسی نے چھ چھوڑ دیں اور باقی اس نے ماریں، تو ہر کنکری پر صدقہ لازم آئے گا۔

قربانی اور حلق میں غلطی اور اس کا کفارہ

حج کی قربانی دس تاریخ سے بارہ تاریخ تک ہے۔ مگر یہ شرط ہے کہ حرم میں ہر رمی کے بعد ہو۔ اگر کسی نے بارہ تاریخ گذرنے کے بعد یا سرزمین حرم سے باہر رمی سے قبل

قربانی کی ان سب صورتوں میں دم لازم آئے گا۔ حج کرنے والے نے بارہویں تاریخ کے بعد حرم سے باہر قربانی کی تو دو دم لازم آئیں گے۔ ایک دم تاریخ گذرنے کے بعد قربانی کرنے کا، اور دوسرا حرم سے باہر قربانی کرنے کا۔ عمرہ کا حلق سرزمین حرم میں ہونا ضروری ہے۔ اگر نہ کیا تو دم لازم ہو گا۔

فائدہ

جہاں کہیں کفارات میں بدنہ کا لفظ ذکر کیا گیا ہے اس سے اونٹ یا گائے کی قربانی مراد ہے۔ اور جہاں کہیں دم کا ذکر کیا ہے وہاں بکری یا بھیڑ کی قربانی کرنا مراد ہے اور جہاں کہیں صدقہ کا ذکر کیا ہے۔ وہاں صدقہ عیدالفطر کی مقدار مراد ہے۔ یعنی سوا دو سیر گندم یا اس کی قیمت اور جہاں صدقہ سے کم لکھا ہے وہاں ایک مٹھی یا ایک ٹکڑا روٹی کا، یا ایک چھوہارا مراد ہے۔

مدینہ طیبہ کے فضائل

مسائل حج کے بیان کے بعد مدینہ طیبہ کے فضائل بیان کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ کعبہ شریف کی زیارت اور طواف کے بعد، ہر انسان کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ اب میں مدینہ شریف کی زیارت کروں۔ اس لئے ہم کتاب کے آخر میں مدینہ منورہ کے فضائل بیان کرتے ہیں۔ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مدینہ شریف کی زیارت ضروری ہوتی ہے۔ لہٰذا! پہلے مدینہ شریف کے مختصر فضائل بیان کئے جاتے ہیں۔ پھر روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت، اور حاضری کا طریقہ بیان کیا جائے گا۔

مدینہ شریف کے چوکیدار فرشتے ہیں

صحیح بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا، مکہ شریف اور مدینہ شریف کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں کہ وہاں دجال نہ آئے، مدینہ منورہ کا کوئی راستہ ایسا نہیں کہ جس پر فرشتے پہرہ نہ دیتے ہوں۔ دجال مدینہ منورہ کے قریب شور زمین میں آ کر اترے گا۔ اس وقت مکہ شریف میں تین زلزلے آئیں گے۔ جن سے ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے محبوب علیہ السلام کے شہر کو دجال کے داخلہ سے محفوظ رکھا ہے۔

اہل مدینہ کے لئے برکت کی دعا

صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ سے روایت کی گئی ہے کہ لوگ شروع شروع پھل دیکھتے تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے لے کر یہ فرماتے الہی ! تو ہمارے لئے، ہماری کھجوروں میں برکت دے اور ہمارے لئے مدینہ میں برکت فرما۔ اور ہمارے صاع اور ہمارے مد (ایک پیمانہ ساڑھے چار سیر کا) برکت فرما۔ یا اللہ ! بلاشبہ ابراہیم (علیہ السلام) تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بلاشبہ میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ شریف کے لئے تجھ سے دعا کی، اور میں مدینہ منورہ کے لئے تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ اسی کی مثل، جس کی دعا مکہ شریف کے لئے انہوں نے کی۔ اور اتنی ہی اور (یعنی مدینہ شریف کی برکتیں مکہ شریف سے دوگنی ہوں) پھر جو چھوٹا بچہ سامنے ہوتا، اسے بلا کر وہ کھجور عطا فرما دیتے۔

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل

خود اللہ تعالی دربار مصطفوی میں حاضر ہونے کے متعلق فرمایا ہے۔ **ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاء و ک فلستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما** ○ (پ ۵ رکوع ۶)

ترجمہ : اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے یعنی گناہ کرنے کے بعد آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں اور اللہ تعالی سے استغفار کریں، اور رسول بھی ان کے لئے دعا مغفرت فرمائیں تو بلاشبہ اللہ کو وہ زیادہ توبہ کرنے والا، اور رحمت فرمانے والا پائیں گے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر آنے والے کو جانتے، اور سلام کا جواب دیتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ قبر انور میں زندہ ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا جب بھی گناہ کرو تو اس میں تعمیم ہے۔ کیونکہ کسی قید سے مقید نہیں ہے۔ تو معلوم ہوا حضور علیہ السلام کے رحمت کا دروازہ ہر گناہ کرنے والے کے لئے ہر وقت کھلا ہوا ہے۔

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت آپ کی زندگی میں زیارت کی طرح

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ **من حج وزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔**

ترجمہ : جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کے لئے میری وفات کے بعد آیا، تو اس شخص کی طرح ہے جو زندگی میں میری زیارت کو آیا۔

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باعث شفاعت ہے

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ **من جاء نی زائر الا تعملہ حاجتہ الا زیارتی کان حقا ان اکون شفیعا یوم القیامتہ۔**

ترجمہ : جو خالص میری زیارت کے لئے آیا اور اس کو کسی اور ضرورت نے سفر کرنے پر نہیں ابھارا سوائے میری زیارت کے تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں۔

قبر شریف اور منبر شریف کا درمیانی حصہ جنت کا باغ ہے

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **بین منبری وقبری روضتہ من ریاض الجنتہ۔**

ترجمہ : (مسجد شریف کا وہ حصہ جو میرے منبر، اور میری قبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔) قبر شریف اور منبر شریف کے درمیانی حصہ کی زمین جنت کی ہے۔ اس کا اندازہ ترپن 53 ہاتھ ہے۔ اور یہ زمین قیامت کے دن جنت میں چلی جائے گی۔ اللہ تعالی اپنے خلیل علیہ السلام کے لئے حجر اسود کو جنت سے لایا اور یہ زمین حبیب علیہ السلام کے لئے آئی۔

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام زمینوں سے افضل ہے

علماء کرام فرماتے ہیں۔ کہ وہ زمین کہ جس سے حضور علیہ السلام کا وجود مس ہو رہا ہو اس زمین کا تمام زمینوں، آسمانوں بلکہ خانہ کعبہ اور عرش الٰہی سے بھی اونچا مقام ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات شریف اور وفات شریف میں کوئی فرق نہیں

فقہاء اور ائمہ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر انوار میں ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے۔ خاتم الانبیاء اور تمام انبیاء کی وفات شریف صرف اللہ تعالیٰ کے وعدہ کی تصدیق کے لئے ایک آن کے لئے تھی۔ معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کو موت آنی ہے۔ فقط آنی ہے۔ ان کا دنیا سے انتقال صرف عوام کی نظروں سے چھپ جانا ہے۔ امام احمد ابن حاج مکی اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں آئمہ دین رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین فرماتے ہیں **لا فرق بین موتہ و حیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مشاھدتہ لا متہ ومعرفتہ باحوالھم وعزائمھم وخواطر ہم وذالکم عندہ جلی لاخفاءبہ** (ترجمہ) حضور صلی علیہ وآلہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں، ان کی نیتوں، ان کے ارادوں، اور ان کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں۔ اور یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا روشن ہے جس میں بالکل پوشیدگی نہیں ہے۔

حضور علیہ السلام ہمارے سلام، افعال اور احوال کو جانتے ہیں

امام رحمتہ اللہ علیہ تلمیذ امام محقق ابن الہمام منسک متوسط اور علی قاری مکی اس کی شرح مسلک متقسط میں فرماتے ہیں **وانہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم بحضور ک وقیامک وسلامک ای بک بجمیع افعالک واحوالک وارتحالک ومقامک** (ترجمہ) بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہونے، اور تیرے سلام بلکہ تیرے تمام احوال و افعال و کوچ و مقام کو جانتے ہیں۔

بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے بغیر واپس آنا جرم ہے

ابن عدی کامل میں جناب عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ سے جفا کی یعنی ظلم کیا۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بارگاہ مصطفوی میں حاضری انتہائی ضروری ہے۔ اب ایسا کون مومن ہے جو اس فرمان کو سننے کے بعد بھی مدینہ شریف جانے کے لئے بے قرار نہ ہو اور صرف حج کر کے ہی گھر واپس ہو جائے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز پڑھنے کا ثواب

حضور علیہ السلام نے فرمایا **صلوۃ فی مسجدی ہذا خیر من الف صلوۃ فی ماسواہ الا المسجد الحرام** (ترجمہ) میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔ سوائے مسجد حرام۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان کی رفعت اور عظمت مکیں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ رفعتیں عظمتیں جو مسجد شریف کو حاصل ہیں یہ سب حضور علیہ السلام کے وسیلہ سے ہیں ورنہ سب مساجد، مساجد ہونے کے اعتبار سے یکساں تھیں لیکن جب محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک مسجد نبوی شریف میں لگے تو آپ کی مسجد تمام مساجد سے ممتاز ہو گئی۔

مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں سے افضل ہے

ابن ماجہ شریف میں ایک روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری مسجد میں پچاس ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ایک لاکھ نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریف میں

چالیس نمازیں پڑھنا عذاب سے نجات کا باعث ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس نے چالیس فرض نمازیں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس طرح پڑھیں کہ ایک نماز بھی فوت نہ ہوئی تو اس کے لئے آگ کے عذاب اور نفاق سے برات لکھ دی گئی۔ (جذب القلوب ص ۱۳۰) حاجیوں کا مدینہ شریف میں آٹھ دن قیام اسی حدیث سے ثابت ہے۔

لمحہ فکریہ : ان حدیثوں سے یہ معلوم ہو گیا کہ مسجد نبویؐ میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے اور مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہے۔ حالانکہ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک مدینہ شریف مکہ شریف سے افضل ہے۔ جواب: علماء کرام فرماتے ہیں کہ فضیلت کی مدار صرف ثواب کے زیادہ ہونے پر نہیں۔ غور فرمائیں۔ مثلاً ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ کو مکہ شریف سے نکل کر منیٰ شریف میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ نویں تاریخ کو عرفات میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ پھر دسویں تاریخ کو مکہ شریف سے طواف کر کے منیٰ شریف واپس آکر (بعض کے نزدیک) نماز پڑھنا افضل ہے۔ مقام غور یہ ہے کہ آخر وہ کیا فضیلت ہے کہ ایک لاکھ کے کثیر ثواب کو چھوڑا۔ معلوم ہوا کہ ثواب کی زیادہ تعداد میں فضیلت منحصر نہیں ہے۔ بلکہ فضیلت کی اور بھی کئی وجوہ ہو سکتی ہیں۔ (۱) کہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع فضیلت کا سبب بنتی ہے۔ (۲) کبھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب باعث فضیلت ہے۔ (۳) کبھی قرب الٰہی سے فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ (۴) کہیں کیف و سرور کے زیادہ ہونے کی وجہ سے فضیلت میسر ہوتی ہے۔

فیصلہ علماء : علماء کا نقطہ نظریہ ہے کہ مدینہ طیبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کی وجہ سے عبادت میں کیف اور سرور زیادہ ہوتا ہے۔ اور مکہ شریف میں ثواب کی تعداد اور کمیت زیادہ ہے۔ بعض دفعہ کیف و سرور کا زیادہ ہونا افضلیت کا باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ رب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ لہٰذا بارگاہ مصطفوی میں متوجہ الی اللہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھنا عشاق اور محبین کے نزدیک لاکھوں سے زیادہ لطف و لذت کا باعث ہے۔

روضہ انور سے آواز آنا کہ تیری بخشش ہو گئی

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب راضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے دفن کے تین دن بعد ایک اعرابی آیا۔ اور اپنے آپ کو قبر مبارک پر ڈال دیا اور خاک پاک کو اپنے سر پر ڈالا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو کچھ آپ نے اللہ تعالیٰ سے یاد کیا ہم نے آپ سے یاد کیا۔ اور جو چیز آپ پر نازل ہوئی اس میں یہ آیت بھی ہے کہ **ولوانھم اذ ظلموا**۔ الایہ۔ اور چونکہ میں نے بھی اپنے نفس پر ظلم کیا ہے۔ اب آپ کے دربار میں حاضر ہوں تاکہ آپ میرے حق میں استغفار فرمائیں۔ اتنے میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آواز آئی کہ **قد غفرلک** تحقیق تیری بخشش ہو گئی۔ (جذب القلوب الدرر السنیہ)

خاتم الانبیاء کا اپنے روضہ انور میں

اذان و اقامت کے ساتھ نماز پڑھنا

ایام حرہ میں جب مسجد نبوی شریف میں تین دن اذان نہ ہوئی، کیونکہ سب لوگ حرہ کی طرف چلے گئے تھے تو سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ، مسجد نبوی شریف میں بیٹھ گئے۔ جب کچھ گھبرائے تو فرماتے ہیں کہ میں روضہ رسول کے قریب گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ جب ظہر کا وقت آیا تو میں نے روضہ انور سے اذان کی آواز سنی۔ پھر میں نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر میں نے اقامت کی آواز سنی تو نماز ظہر ادا کی۔ پھر میں وہاں ہی بیٹھ گیا۔ عصر کے وقت قبر انور سے اذان کی آواز آئی اور پھر اقامت کی آواز بھی سنی۔ عصر کی نماز میں نے پڑھی۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ پانچوں نمازوں کے وقت میں اذان اور تکبیر سنتا رہا۔ یہاں تک کہ تین روز اسی طرح گذر گئے۔ تین روز کے بعد لوگ واپس آگئے اور وقت پر اذان دینے لگے۔ تو پھر روضہ انور سے اذان کی آواز نہ سنی گئی۔

مدینہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں داخل ہونے کے آداب

بہتر یہ ہے کہ مدینہ شریف میں داخل ہونے سے پہلے یہاں اگر میسر ہو تو غسل کرکے

پاک صاف کپڑوں میں ملبوس ہو کر اور خوشبو سے اپنے آپ کو معطر کر کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر میں داخل ہونا چاہئے۔ فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے کہ بعض حضرات مدینہ منورہ شریف کے قریب سواری سے اتر کر پیدل مدینہ منورہ میں داخل ہوتے ہیں یہ فعل ان کا بہت ہی اچھا ہے اور اس میں یہ لکھا ہے کہ **کل ما کان ادخل فی الادب و الاجلال کان حسنا** یعنی ہر وہ طریقہ جس کو ادب اور بزرگی کے اظہار میں زیادہ دخل ہو' وہ اچھا اور مستحسن ہے۔ سبحان اللہ یہ ایسا شہر ہے جہاں بڑے بڑے اولیاء سر جھکائے حاضر ہوتے ہیں۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مدینہ شریف میں شہادت کی دعا مانگنا

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یہ دعا مانگتے تھے۔ **اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک و جعل موتی فی بلد رسولک** اے اللہ مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب فرما۔ اور میری موت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر میں مقرر فرما۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی یہ دعا قبول فرمائی کہ آپ اللہ کے راستے میں شہید ہوئے اور مدینہ طیبہ میں ہی دفن ہوئے اور خاص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس روضہ اقدس میں جگہ پائی جس کو رسول کریم نے جنت کے باغات میں سے ایک باغ فرمایا ہے۔

مدینہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری دینے کا طریقہ

مدینہ شریف پہنچ کر جلد ہی اپنا سامان رکھنے کے بعد بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر جائیں۔ افضل یہ ہے کہ پہلے غسل کیا جائے' اور پاک صاف کپڑے پہن کر اور خوشبو سے معطر ہو کر جائیں۔ اب ادب و احترام سے اور خشوع و خضوع کے ساتھ سر جھکا کر چلیں۔ اپنی قسمت پر فخر کریں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہر ہے۔ یہ وحی کے نازل ہونے کا مقام ہے۔ اس نورانی شہر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوئے ہیں۔ یہ تو سر کے بل چلنے کا مقام ہے۔

حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

یہاں یہ تصور کریں کہ یہ گزرگاہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ نجانے یہاں کون کون سی جگہیں ہیں۔ جہاں حضور علیہ السلام کا قدم مبارک لگا ہو۔ اس مقام پر اپنے قلب کو عظمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور کریں۔

سبحان اللہ اب مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آنکھوں کے سامنے ہے۔ اب مسجد نبوی شریف کے دروازے پر اس طرح ٹھہر جائیں کہ جس طرح غلام اپنے آقا سے حاضری کی اجازت مانگتا ہے۔ اب مسجد نبوی شریف میں باب السلام سے دایاں قدم پہلے رکھتے ہوئے داخل ہو جائیں۔ اور روضۃ الجنتہ میں حاضر ہونے کے بعد محراب شریف میں دو رکعت نماز تحیتہ المسجد اور شکرانہ حاضری ادا کریں۔ روضۃ الجنتہ میں نماز پڑھ کے حضور کے مواجہہ شریف میں چلیں۔ یہ ایسے مقدس مقام کی حاضری ہے کہ جہاں ستر ہزار فرشتے ہر روز نازل ہوتے ہیں۔ یہ بارگاہ مصطفوی ہے۔ اس بارگاہ کی ہیبت اور رفعت سے بڑے بڑے اولیاء کرام کانپتے ہوئے علماء عظام' محدثین اور مفسرین لرزتے ہوئے حاضر ہوتے ہیں کہ آداب حاضری کے خلاف کہیں کوئی حرکت صادر نہ ہو جائے۔ کہیں آواز بلند نہ ہو جائے کہ سبھی اعمال ضائع ہو جائیں۔ یہاں دل' نگاہ اور اعضاء سب پر بے حد نگرانی رکھنی ہے۔ کہ کسی عضو سے کوئی خطا نہ ہو جائے۔ یہاں سخت ادب کی ضرورت ہے۔ ہوشیار ہو کر آنا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ گردن جھکا لیں' نظریں نیچیں کر لیں' گناہوں پر نادم اور پریشان ہو جائیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے اور ہمارے اعمال کی خبر ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قدم مبارک سے ہوتے ہوئے مواجہ شریف اور روضہ انور کی جانب رخ کر کے کھڑے ہو کر حاضری دیں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام دائیں کروٹ مبارک پر آرام فرما رہے ہیں۔ نظر قدم مبارک کی طرف ہے۔ تو جو آدمی قدم مبارک کی جانب سے آئے گا تو اس پر نظر پڑے گی۔ یہ وہ مقام ہے کہ تمہارا سلام خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سنیں گے۔ لہٰذا ان کی خدمت میں صلوۃ و سلام پیش کریں مگر بلند آواز سے نہ ہو۔ کہ حضور علیہ السلام کے سامنے بلند آواز کرنا بے ادبی ہے۔ جس سے اعمال حسنہ ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔

بارگاہ مصطفوی کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جالی کو ہاتھ نہ لگائیں کہ یہ بے ادبی ہے۔ اب صلوۃ و سلام سے فارغ ہو کر اپنے دائیں طرف ایک قدم کے فاصلہ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام پیش کریں۔ پھر اپنی دائیں طرف ایک ہاتھ اور فاصلہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں سلام عرض

کریں۔

شریعت کے آئینہ میں حاضری کا یہی طریقہ ہے۔

مسائل حج کا تحقیقی جائزہ

مسئلہ: اگر رش اور بھیڑ کی وجہ سے رمل کا وقت نہ ملے تو رمل کی وجہ سے نہ رکے، بغیر رمل کے طواف کرے۔

مسئلہ: طواف کے پھیروں میں شک محسوس ہوا کہ کتنے پھیرے ہوئے ہیں۔ اس صورت میں اگر یہ طواف فرض یا واجب ہو تو پھر سات پھیرے مکمل کرے، اور اگر طواف فرض یا واجب نہیں ہے تو پھر جس طرف زیادہ گمان ہو اس پر عمل کرے۔

مسئلہ: مرد طواف میں رمل، اور اضطباع کرے گا، اور سعی میں جہاں دوڑنا ہے دوڑے گا۔ عورت یہ تمام کام نہیں کرے گی۔

مسئلہ: عورت کو حج کے دنوں حیض (ماہواری) آنے کی صورت میں عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنا، کنکریاں مارنا اور سعی کرنا ہو گی۔ صرف طواف منع ہے۔ اگر حیض طواف زیارت کے وقت آیا تو پاک ہونے کے بعد اسے یہ طواف کرنا پڑے گا اور تاخیر کی وجہ سے اس پر دم نہیں ہو گا اور اگر حیض طواف وداع کرتے وقت آیا تو یہ طواف اسے معاف ہو گا۔

مسئلہ: اوقات مکروہہ (غروب و طلوع، نصف النہار) میں نماز طواف مکروہ ہے۔ مگر طواف کسی وقت بھی مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ: وقت مکروہ میں طواف پر طواف کرتے جائیں، اور وقت مکروہ ختم ہونے کے بعد ہر طواف کی دو رکعت علیحدہ علیحدہ ادا کریں۔

مسئلہ: عورتیں اپنی رہائش پر ہی نماز پڑھیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے گھر میں پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔

مسئلہ: مرد احرام کی چادروں میں گرہ، بٹن اور پن وغیرہ نہ لگائے، البتہ سلی ہوئی تھیلی یا پیٹی باندھ سکتا ہے۔

مسئلہ: حج تین قسم کا ہے: (۱) حج افراد: بغیر عمرہ کرنے کے صرف حج کی نیت سے احرام باندھے کا نام حج ہے۔ (۲) حج تمتع: حج اور عمرہ کو علیحدہ علیحدہ دو احراموں کے ساتھ

ادا کرنے کا نام ہے۔ (۳) حج قران: حج اور عمرہ کو ایک ہی احرام کے ساتھ ادا کرنے کا نام ہے۔

مسئلہ: عورت بغیر محرم (جس کے ساتھ ہمیشہ نکاح حرام ہو) کے حج نہیں کر سکتی۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **لا تسافرن امرءة الا و معها محرم** ترجمہ: عورت ہرگز سفر نہ کرے۔ مگر اس کے ساتھ محرم ہو۔

مسئلہ: عورت بغیر محرم یا شوہر کے حج کو گئی تو گنہگار ہو گی مگر حج کرے گی تو حج ہو جائے گا۔

مسئلہ: نابالغ نے حج کیا تو وہ حج نفل ہو گا۔ حج فرض ہونے کے بعد اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہونا۔

مسئلہ: حرام مال سے اور دکھاوے کے لئے حج کرنا حرام ہے۔

مسئلہ: اگر والدین خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر حج کو جانا مکروہ ہے۔

مسئلہ: حج اور عمرہ میں فرق یہ ہے کہ حج میں عرفات میں ٹھہرنا، طواف اور سعی ہے۔ لیکن عمرہ میں صرف طواف اور سعی ہے۔

مسئلہ: پانچ تاریخوں (نو، دس، گیارہ، بارہ، تیرہ ذوالحجہ) میں عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے اگر عمرہ کیا تو دم (قربانی) لازم آئے گا۔

مسئلہ: مکی (مکہ میں مستقل یا غیر مستقل رہائش پذیر) کا احرام تنعیم میں جا کر باندھنے اور حج کا احرام افضل یہ ہے کہ مسجد حرام سے باندھے۔

مسئلہ: مسجد حرام شریف میں ایک لاکھ نمازوں کا، اور مسجد نبوی شریف میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے۔ یہ دوسری جگہ میسر نہیں ہے۔ لہٰذا مرد کو چاہئے کہ مسجد حرام شریف اور مسجد نبوی شریف میں نماز پڑھے۔

مسئلہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کی طاقت کے باوجود حج نہ کیا۔ تو کوئی خوف (فرق) نہیں کہ وہ یہودی ہو کے مرے یا نصرانی ہو کر۔

مسئلہ: حج اور عمرہ میں مرد کے لئے تمام سر منڈوانا افضل ہے۔ مگر بال کتروانا بھی جائز ہے اور خواتین ایک پورا کے برابر بال کتروائیں۔

مسئلہ : اگر حج کی طاقت اور قدرت ہوئی تو اسی سال حج کرنا فرض ہو گا۔ اگر اسی سال نہ گیا تو گنہگار ہو گا اور اگر چند سال حج میں دیر کی تو فاسق ہو گا اور اس کی گواہی قبول نہیں ہو گی۔

مسئلہ : مال کے موجود ہونے کے باوجود حج نہ کیا پھر مال ضائع ہو گیا تو قرض لے کر حج کرنا ہو گا۔ اگرچہ اسے معلوم ہو کہ قرض ادا نہیں ہو گا، بشرطیکہ نیت ادا کرنے کی ہو تو اس صورت میں اگر قرض ادا نہ ہو سکا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مواخذہ نہیں فرمائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مسئلہ : دسویں، گیارہویں اور بارہویں ذوالحج کی راتیں منیٰ شریف میں گزارنا سنت ہیں۔

مسئلہ : کفارہ کے گوشت کو امیر نہ کھائیں۔ کیونکہ یہ فقرا غرباء کا حق ہے۔

مسئلہ : کوئی جرم بھی جان بوجھ کر کیا ہو یا بھول کر، نیند میں ہو یا بیداری میں، ہوش میں ہو یا بے ہوشی میں، عذر سے ہو یا بغیر عذر کے۔ ہر حال میں کفارہ لازم آئے گا۔ عام ازیں، اس کے جرم کا علم ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ : حج میں جو قربانی دی جاتی ہے یہ وہ قربانی نہیں جو عیدالاضحیٰ میں واجب ہوا کرتی ہے بلکہ یہ قربانی حج کا شکرانہ ہے۔ حج تمتع اور قرآن میں یہ قربانی واجب ہے اگرچہ آدمی فقیر ہو اور حج افراد میں مستحب ہے اگرچہ امیر ہو۔

مسئلہ : طواف کے متصل بعد اضطباع (چادر احرام داہنی بغل کے نیچے سے نکال لینا اس طور پر کہ دایاں کندھا کھلا رہے اور دونوں کنارے بائیں کندھے پر ڈال دیئے جائیں) ختم کر دیں اور طواف کی دو رکعت میں اضطباع مکروہ ہے۔ کیونکہ نماز میں کندھا کھلا نہیں رکھنا چاہئے۔ مسئلہ : عورت کو پورے سر کے بال یا کم از کم چوتھائی سر کے بال جو کہ لمبائی میں ایک پورے کے برابر ہوں کاٹنے چاہئیں۔ بعض عورتیں صرف ایک لٹ کاٹ لیتی ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ مسئلہ : اگر کسی عذر کی وجہ سے دسویں گیارہویں اور بارہویں تاریخ کی کنکریاں نہیں ماریں تو رات کو مار لیں اور اگر رات کو نہیں ماریں تو دوسرے دن اس کی قضا کرے۔ اور اس کی قضا کا وقت تیرہویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ اور اگر اس وقت تک قضا بھی نہیں کی تو دم واجب ہو گا۔ مسئلہ

: اگر کسی تاریخ کی بھی کنکریاں نہیں ماریں تو پھر بھی ایک ہی دم واجب ہو گا۔ مسئلہ : اگر کسی شخص نے تین بال یا چوتھائی سر سے کم کے بال قصر یا حلق کرا کے سلے ہوئے کپڑے پہن لئے تو اس پر دم واجب ہو گا۔ مسئلہ : دسویں تاریخ کو چار عبادتیں (بڑے شیطان کو کنکریاں، قربانی، حجامت، طواف زیارت) ترتیب سے ادا کرنا واجب ہیں اور ترتیب کے بغیر ادا کرنے میں دم واجب ہو گا۔ مسئلہ : دسویں تاریخ کی کنکریاں مارنے کا وقت طلوع فجر سے گیارہویں کی فجر تک ہے۔ لیکن طلوع سے زوال تک وقت مسنون ہے اور زوال سے غروب تک وقت مباح ہے اور غروب سے صبح صادق تک وقت مکروہ ہے۔ اس لئے رات کو کنکریاں مارنا مکروہ ہیں لیکن بیمار اور کمزور کے لئے حج نہیں ہے۔ اور عورت کو پردہ کی وجہ سے رات کو رمی کرنا افضل ہو گا۔ مسئلہ : گیارہویں تاریخ کی کنکریاں مارنے کا وقت زوال سے لے کر سورج نکلنے تک ہے۔ لیکن زوال سے لے کر غروب تک تو وقت مسنون ہے اور رات کا وقت مکروہ ہے لیکن بوڑھوں، کمزوروں اور عورتوں کے لئے مکروہ بھی نہیں ہے۔ مسئلہ : بارہویں کی کنکریاں کا وقت مسنون زوال سے لے غروب تک، اور غروب سے لے کر طلوع فجر تک مکروہ ہے۔ لیکن کمزوروں اور عورتوں کے لئے رات میں مکروہ نہیں ہے بلکہ عورتوں کے لئے افضل ہے۔ مسئلہ : اگر کوئی دعا یاد نہ ہو تو ہر مقام پر درود شریف ہی کافی ہو گا۔ مسئلہ : مسجد حرام شریف میں حاضر ہوتے وقت دیکھیں کہ اگر جماعت ہو رہی ہے تو جماعت میں شریک ہو جائیں، ورنہ تحیتہ المسجد کی بجائے طواف کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز کے پڑھنے کی بجائے طواف فرمایا ہے۔ مسئلہ : احرام کے لئے ایک دفعہ زبان سے لبیک کہنا لازمی ہے اور اگر لبیک کی جگہ سبحان اللہ یا الحمدللہ یا کوئی ذکر الٰہی کیا اور احرام کی نیت بھی کی تو احرام تو ہو گیا۔ مگر سنت رہ گئی کیونکہ سنت لبیک ہے، اور کوئی شخص گونگا ہو تو اسے چاہئے کہ ہونٹ کو حرکت دے۔ مسئلہ : اگر کوئی شخص مکہ شریف جانے کا ارادہ نہ رکھتا ہو، بلکہ میقات کے اندر کسی اور جگہ مثلاً جدہ جانا چاہتا ہے تو پھر اسے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے پھر جدہ سے مکہ شریف جانا چاہے، تو بغیر احرام کے جا سکتا ہے۔ لہٰذا جو شخص بغیر احرام کے حرم شریف میں جانا چاہے تو وہ یہ حیلہ کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا ارادہ واقعی پہلے مثلاً جدہ جانے کا ہو۔ مسئلہ :

اگر کوئی شخص مکہ شریف حج اور عمرہ کے ارادہ سے نہیں جاتا اور تجارت کی غرض سے جدہ جاتا ہے اور وہاں سے فارغ ہو کر مکہ شریف جانا چاہتا ہے تو وہ بغیر احرام کے جا سکتا ہے۔ اور اگر اس کا ارادہ پہلے سے ہی مکہ شریف جانے کا ہے، تو پھر وہ بغیر احرام کے نہیں جا سکتا۔ اگرچہ وہ مکہ شریف تجارت کی غرض سے جا رہا ہے۔ **مسئلہ :** جو لوگ میقات (ایسی جگہ کا نام ہے جہاں سے بغیر احرام کے مکہ شریف جانا جائز نہیں اگرچہ تجارت وغیرہ کی غرض سے ہو) کے اندر جہاں بھی رہنے والے ہیں، مگر حرم شریف سے باہر ہیں وہ حرم شریف کے باہر، جہاں سے بھی چاہیں احرام باندھ سکتے ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اور اگر یہ لوگ حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں تو احرام کے بغیر مکہ شریف جا سکتے ہیں۔ **مسئلہ :** حج قران کرنے والے کے علاوہ اور شخص پر سال کے پانچ دنوں (۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳) میں عمرہ کرنا مکروہ ہے اور باوجود کراہت کے اگر ان دنوں میں عمرہ کرلیا تو صحیح ہو گا۔ **مسئلہ :** عورت احرام کی حالت میں سر کو نہ کھولے، کیونکہ عورت کا سر بھی عورت ہے، البتہ وہ چہرہ کو کھول کر رکھے، کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا **احرام المراۃ فی وجہھا** (یعنی عورت کا احرام اس کے چہرہ میں ہے) **مسئلہ :** اگر صاحب احرام سلے ہوئے کپڑے عادتاً" ایک دن رات تک پہنے تو اس پر قربانی واجب ہو گی اور اگر اس مدت سے کم پہنے تو صدقہ لازم ہو گا۔ **مسئلہ :** حج فرض ماں باپ کی اطاعت سے بہتر ہے، اور ماں باپ کی اطاعت حج نفل سے بہتر ہے۔ **مسئلہ :** جو چیزیں حج میں رکن ہیں، ان کا کوئی بدلہ اور کفارہ نہیں ہو سکتا۔ اور قربانی دے کر بھی ان ارکان سے خلاصی اور چھٹکارا نہیں ہو سکتا اور جو چیزیں حج میں واجب ہیں اگر وہ چھوٹ جائیں تو ان کا بدل ہو سکتا ہے اور جو چیزیں حج میں سنت اور مستحب ہیں ان کے چھوٹنے میں کوئی شے واجب نہیں ہے۔ **مسئلہ :** حج کے احکام میں سے جو عبادت مسجد حرام سے باہر ادا ہوتی ہے اس میں طہارت شرط نہیں ہے۔ **مسئلہ :** اگر حالت احرام میں احتلام ہو جائے تو اس پر غسل کے سوا اور کوئی چیز واجب نہیں ہے۔ **مسئلہ :** میقات سے باہر رہنے والا آدمی جب میقات تک پہنچ جائے اور اگر وہ آدمی فقیر ہے تو پھر بھی اسے فرض حج کی نیت کرنی چاہئے اور اگر نفل کی نیت کرے گا تو اسے دوبارہ حج کرنا فرض ہو گا۔

ضروری گذارش : اصحاب علم حضرات سے گذارش ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی غلطی اور خامی دیکھیں تو اسے میری کم علمی پر محمول کریں اور ازراہ کرم میری خامیوں اور کوتاہیوں پر مجھے مطعون نہ کریں اور ہدف ملامت نہ بنائیں بلکہ اخلاص کے ساتھ اطلاع دے کر اصلاح فرمائیں، اور فقیر کے لئے دعا فرمائیں اللہ قدوس آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ بارگاہ میں دعا ہے کہ میری اس سعی کو گناہوں کا کفارہ بنائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

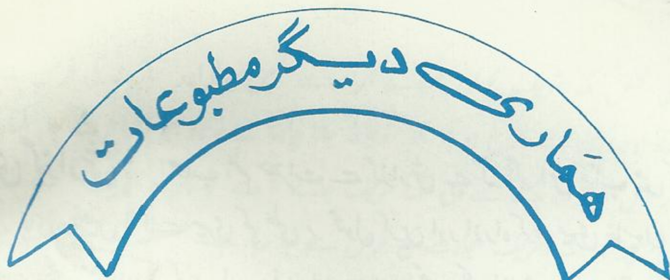
و اللہ تعالی و رسولہ الا علی اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب۔ الحمد للہ کتاب گلدستہ حج اور گلستان شریعت تمام ہوئی **و للہ الحمد و المنتہ علی التمام و علی نبیہ افضل الصلوۃ و السلام و صحبہ البررۃ الکرام احقر الوری خادم الطلبا و العلماء عباہ المذنب**

غلام محمد غفرہ غافر الذنب

۱۹ مئی ۱۹۹۳ء بمطابق ۲۶ ذیقعد ۱۴۱۳ھ

ماخذ و مراجع

ہدایہ، تفسیرات احمدیہ (ملا احمد جیون) فتاوٰی عالمگیری، بہار شریعت، کتاب الحج (رکن الدین)


ہمارے دیگر مطبوعات